نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

عادل یزدانی

کب تھا ایسا کمال پارس میں
رب نے رکھا جو آپ کے مَس میں
جلوہ فرما یونہی رہیں گے سدا
آپ ہر قلبِ ناکس و کس میں
تھے جو قطبین پر کبھی آقا
جڑ گئے ہیں وہ لوگ آپس میں
شہرِ طیبہ میں اڑ کے آ جاؤں
یہ نہیں ہے مگر مرے بس میں
میرے باطن سے آپ واقف ہیں
کس لیے کھاؤں میں یونہی قسمیں*
کیا چلیں گے رَہِ اویس پہ وہ
پڑ گئے ہیں جو پیش اور پس میں
آپ کے زیرِ پا جو آتا رہا
ہو مرا بھی شمار اُسی خس میں
کوئی چارہ کہ مٹ سکیں آقا
یہ ہنود و یہود کی رسمیں
پھر توانائی بھر گیا ہے درود
مجھ سے لاچار اور بے بس میں
اسمِ احمد میں ہے جو یزدانی
یہ حلاوت کہاں تھی نو رَس میں

*قَسَم کی رعایت سے "قَسَمیں" ہونا چاہیے مگر "قَسْمیں" زبان زدِ عام ہے

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

ابوسفیان تائبؔ

بشر ہے ذات مگر ہیں صفات نورانی
نہیں ہے آپ کا دارین میں کوئی ثانی
ملائکہ کے جو سردار آپ کے خادم
ہے آپ ہی سے جہاں بھر میں نور افشانی
خدا کے حکم سے آدم کی عظمتوں کے لیے
ہیں سجدہ ریز ملائک جو سب ہیں نورانی
ہے آشکارا اسی سے مقامِ بشریت
ہوا اشارے سے دو ٹکڑے قمر نورانی
یہ نورِ شمس و قمر ، نجم آپ کا صدقہ
فنا سبھی کو ہے نور آپ کا ہے لافانی
تھے آفتاب نے جن کے لیے قدم پلٹے
وہی ہیں آپ فقط ایک عبد لاثانی
گزر سکا کوئی نوری نہ پار سدرہ سے
ہے عرشِ اعلیٰ پہ خیر البشر کی مہمانی
کمال یہ ہے بشر ہو کے نورِ اکمل ہیں
نبی کی شان کی تائبؔ کرو قدر دانی